تاثرات

اسلام، دین فطرت ہے اور انسانی ذہن و فکر سے ہم آہنگ -! اس کے کسی پہلو کو لیجیے، عبادات ہوں یا معاملات کسی میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے فکرِ انسانی کو اجنبیت یا بیگانگی کا احساس ہوتا ہو۔ جس معاملے میں جو ہدایات دی گئی ہیں اور جن امور پر عمل پیرا ہونے کے لیے کہا گیا ہے، وہ عین انسانی فطرت کے مطابق اور انسانی ذہن کے موافق ہیں۔

سب سے پہلے عبادات کو سامنے رکھیے، اس میں توحید الٰہی، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کو بنیادی ارکان دین کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ پانچ ارکان ہیں جن کو ماننا اور جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ان میں کوئی رکن ایسا نہیں جو ذہن پر گراں گزرتا ہو اور جس پر عمل کرنے سے انسانی فطرت ابا کرتی ہو۔ پھر اس میں کوئی ایسی بات بھی نہیں جس پر عمل کرنا ممکن نہ ہو۔ ہر رکن کو مدارِ عمل ٹھہرانا اور اپنی زندگی کو اس کے سانچے میں ڈھالنا نہایت آسان ہے۔ عمل کی راہ میں اگر کوئی رکاوٹ ہے تو وہ انسان کی سستی اور کاہلی ہے۔ اگر اس کو دور کر دیا جائے تو راہ کی تمام مشکلات خود بخود ختم ہو جاتی ہیں اور انسان ارکانِ اسلام کا پوری طرح پابند ہو جاتا ہے۔

اسلام کا دوسرا پہلو معاملات کا ہے۔ اس کو بھی اساسی اور بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ مثلاً صلہ رحمی، لوگوں سے حسنِ سلوک، اخلاقِ حسنہ، کمزور کی مدد کرنا، تجارت اور کاروبار میں بہتر فضا قائم رکھنا، نکاح، طلاق اور وراثت کے معاملات میں کسی فریق کو تکلیف میں نہ ڈالنا اور کسی کو دھوکے اور فریب میں مبتلا نہ کرنا، سچ بولنا اور معاملات کو اچھے طریقے سے طے کرنا، ہمسایوں سے بہتر سلوک روا رکھنا اور ہر شخص سے اس کے مرتبے کے مطابق پیش آنا، عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا اور کسی کو ذاتی رنجش کی بنا پر انصاف سے محروم نہ رکھنا۔

اسلام کے یہ وہ اصول ہیں جو انسانی فطرت سے کلی طور پر موافقت رکھتے ہیں اور کوئی ان سے انکار نہیں کر سکتا۔ ان پر عمل کرنا اور ان کے مطابق اپنی زندگی کے شب و روز کو گزارنا ہمارا فرض ہے۔